مقلدین حضرات کیلئے لمحہ فکریہ اور محققانہ ومنصفانہ تحریر
تمام شکوک وشبہات کا ازالہ

مسنون رکعات تراویح

اور

اکابر علماءِ احناف

www.KitaboSunnat.com

از

عبد المنان راسخ

ناشر
مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس
جھنگ روڈ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

شاکر لائبریری
03004050555

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسنون رکعات تراویح کے متعلق تمام شکوک وشبہات کا ازالہ

مسنون رکعاتِ تراویح

اور

اکابر علماء احناف

از

عبدالمنان راسخ

شاگرد

فائق الأقران، اصولی دوراں، مجتہد زماں
حافظ ثناء اللہ زاہدی
رئیس جامعہ اسلامیہ و مرکز امام بخاری صادق آباد

محدث زماں، محقق دوراں، حضرت العلام
ارشاد الحق اثری
ادارہ علوم اثریہ، فیصل آباد

مربی طلباء، استاذ العلماء، فضیلۃ الشیخ
محمد مظفر شیرازی
مدیر انٹرنیشنل امام بخاری، یونیورسٹی سیالکوٹ

ناشر: مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس، جھنگ روڈ، فیصل آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: مسنون رکعات تراویح

مؤلف: عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ تعالیٰ

تعداد: ایک ہزار (1000)

کمپوزنگ: محمد آصف حسین Res.550111-
(راسخ کمپوزنگ سنٹر)

قیمت: صرف 14 روپے

ناشر

تحریک تحفظ حدیث وسنت

جھنگ روڈ فیصل آباد

دیگر شہروں سے حاصل کرنے کے لئے درج ذیل علماء سے رابطہ کریں:

1) مولانا پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، حامد اکیڈمی وزیر آباد

2) مولانا محمد سلیمان اثری جامعہ تعلیم الاسلام، فاروق آباد

3) مولانا قمر الزماں مدنی، عارف ٹاؤن صادق آباد

4) مولانا سید سبطین شاہ نقوی، مقام حیات سرگودھا

5) ملک حاجی ثناء اللہ، 102/R.B بڈھے والا

6) مولانا منیب الرحمٰن راسخ، نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

7) مولانا محمد ایوب، امرتسر ڈرائی کلینز حافظ آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ راسخ

الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسّلام علی رسولِ اللّٰہ وعلی آلہ وصحبہ أجمعین امّا بعدُ ....!!!

کسی کو زیر کرنا، گرانا، بھگانا یا ہرانا ہمارا مقصد نہیں، بلکہ سنت رسولؐ پہ لانا، حدیث رسولؐ سمجھانا اور حق پہنچانا ہمارا مطلوب و مقصود ہے۔

ہم کہتے ہیں لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صحیح حدیث عمل کرنے کے لئے کسی امام یا پیر کے عمل کی محتاج نہیں کہ اس کو صرف اس صورت میں مانا جائے گا اگر اس پر ہمارے امام نے عمل کیا ہو۔ بلکہ جس مسئلہ کے حق میں سنتِ رسول یا حدیثِ رسول آ جائے تو ہر ایک کو چھوڑ کر سنتِ رسول اور حدیث رسول سے رشتہ وناتہ جوڑنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور یہی مسلک اہلحدیث ہے۔

اور یاد رہے..........!!

☆ مسلک اہلحدیث کسی امام کی تقلید کا نام نہیں۔

☆ مسلک اہلحدیث کسی مجتہد کے بے بنیاد اجتہاد کا نام نہیں۔

☆ مسلک اہلحدیث کسی مفتی کے نام نہاد فتویٰ کا نام نہیں۔

☆ مسلک اہلحدیث کسی بے علم فقیہ کی حیاء سوز فقاہت کا نام نہیں۔

☆ مسلک اہلحدیث خون حسینؓ کی تجارت کا نام نہیں۔

☆ مسلک اہلحدیث شرک وبدعات کا نام نہیں۔

☆ مسلک اہلحدیث حق کو چھپانے اور باطل کو فروغ دینے کا نام نہیں۔

☆ مسلک اہلحدیث غیر ثابت احادیث اور غلط تاویلات کا نام نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ مسلک اہلحدیث صرف اور صرف خالصۃً کتاب وسنت کا نام ہے۔

قرآن کی آیات، مصطفیٰ ﷺ کے ارشادات اور صحابہ کرامؓ کے کردار کا نام ہے۔

اللہ تعالیٰ یہی عقیدہ ونظریہ ہر مسلمان کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

امام اعظم، اعلیٰ حضرت، مرشد اکمل اور ہمارے پیر و سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے فرامین اور عمل سے یہی بات حق ہے کہ مسنونِ نماز تراویح کی تعداد صرف اور صرف آٹھ ہے اور بیس رکعات والی تمام روایات حد درجہ ضعیف، منکر اور ناقابل استدلال ہیں جیسا کہ اکابر مسلک احناف اور اکابر مسلک بریلویہ نے خود اسے تسلیم کیا ہے۔

آیئے! اخلاص اور ایمانداری سے اس موضوع کا مطالعہ کریں اور فریق ثانی کے شکوک وشبہات کا ازالہ کریں۔

والسلام علیکم ورحمة الله وبركاته

عبدالمنان راسخ

رکن مجلس شوریٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث وتحریک تحفظ حدیث وسنت

جھنگ روڈ۔ فیصل آباد

2 اکتوبر 2003ء بروز جمعرات

محمد یونس شاکر
محلہ باٹھ نزد مسجد مبارک اہلحدیث نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تراویح کے متعدد نام

قیام اللیل، صلاۃ اللیل، صلاۃ التہجد، صلوٰۃ الوتر ایک ہی نماز کے کئی نام ہیں اور اسی نماز کو رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں قیام شہر رمضان، قیام رمضان، صلوٰۃ رمضان اور صلاۃ التراویح کہا جاتا ہے۔

بعض احباب نمازِ تراویح اور نمازِ تہجد کو علیحدہ علیحدہ ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں جبکہ اہل علم کے ہاں احادیث صحیحہ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

مسلکِ احناف کے عظیم امام اور امام ابوحنیفہؒ کے بلاواسطہ شاگردِ رشید محمد بن حسن شیبانیؒ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مشہور گیارہ رکعات والی حدیث کو درج ذیل باب کے تحت بیان کیا ہے۔

﴿بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَافِيهِ مِنَ الْفَضْلِ﴾ 1

ماہ رمضان میں قیام اور اس کی فضیلت کا باب

اس کے علاوہ کوئی باب الگ نمازِ تراویح کے لئے قائم نہیں کیا اگر ان کے ہاں یہ علیحدہ علیحدہ نمازیں ہوتی تو یقیناً وہ وضاحت فرماتے۔

بلکہ مشہور حنفی بزرگ، دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور شارح بخاری علامہ انور شاہ کاشمیریؒ نے تو انصاف کرتے ہوئے کمال فرمادیا کہ

﴿وَلَمْ يَثْبُتْ فِي رِوَايَةٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى

---

1 مؤطا امام محمد صفحہ 138

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

التَّرَاوِيحَ وَالتَّهَجُّدَ عَلَيحِدَةً فِي رَمَضَانَ﴾ 1

اور روایات میں سے کسی ایک روایت میں ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں تراویح اور تہجد علیحدہ علیحدہ پڑھی ہو۔

اور یہی موقف مشہور حنفی عالم عبدالحئی لکھنوی ؒ، مولانا رشید احمد گنگوہی اور عبدالحق دہلوی حنفیؒ کا ہے۔ 2

ہم نے صرف اتمامِ حجت کے لئے مشاہیر میں سے پانچ حنفی ائمہ کے اقوال ذکر کیے ہیں وگرنہ محدثین کرام اور فقہاء عظام کی کثیر تعداد کا یہی موقف ہے سید الفقہا والمحدثین امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب صلاۃ التراویح، باب فضل من قام رمضان کے تحت بھی ام المومنین عائشہ صدیقہ کی گیارہ رکعات والی مشہور روایت ذکر کی ہے۔

اور یاد رہے! صحیح بخاری اور امام بخاریؒ کے متعلق موجودہ دور کے مسلک احناف کے شیخ الحدیث اور وفاق المدارس کے صدر محمد سلیم اللہ خاں صاحب جامعہ فاروقیہ کراچی والے یوں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں:

''امام بخاری کا درجہ تمام محدثین میں بلند ہے، ضبط واتقان، اجتہاد واستنباط، تحقیق وتدقیق میں ان کی نظیر نہیں'' مزید لکھتے ''اپنی خداداد صلاحیت ولیاقت سے انہوں نے فوق العادۃ ایسا فضل وکمال حاصل کیا جس کا انکار سوائے معاند اور کج فہم کے کوئی نہیں کرسکتا۔''

---

1 العرف الشذی۔ اور شاہ صاحب نے فیض الباری میں بھی یہی فرمایا ہے کہ نماز تراویح اور نماز تہجد میں خوئی فرق نہیں۔ **والمختار عندی انهما واحد**. جلد 2 صفحہ 420

2 الحق الصریح (فارسی) صفحہ نمبر 1، جاءالحق صفحہ 453

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"امام بخاری نے اس کتاب میں صرف صحیح احادیث کو جمع ہی نہیں کیا بلکہ وہ اس کے ساتھ استنباط احکام ومسائل کی طرف پوری طرح متوجہ رہتے ہیں، بخاری مجتہد مطلق ہیں" 1 یہ اقتباس بطور حجت تحریر کیا ہے تاکہ موجودہ دور کا کوئی ہٹ دھرم شان بخاری کا انکار نہ کردے یا ترجمۃ الباب پر اعتراض یا اسکی تاویل نہ کرسکے۔

بہرحال نمازِ تراویح اور نمازِ تہجد الگ الگ ادا کرنا کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں اگر یہ نمازیں الگ الگ ہیں تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یقیناً اس کا ثبوت ملتا فریق مخالف پر نماز تراویح اور نمازِ تہجد علیحدہ علیحدہ ثابت کرنے کے لئے دلیل شرعی پیش کرنا فرض اور قیامت تک کے لئے قرض ہے۔

اور بحثیت مقلِّد اپنے امام صاحب سے بھی صحیح سند کے ساتھ یہ ثابت کرنا پڑے گا۔ حیلے بہانے اور زبان کی تیزی کوئی دلیل نہیں۔

فاتُوا برهانكم إن كنتم من الصادقين.

آٹھ رکعات نماز تراویح کے واضح دلائل:

حدیث نمبر 1: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے صدیقہ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ ماہِ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کیا ہوتی تھی۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں:

﴿مَا كَانَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ ولافِي غيرِهِ عَلىٰ اِحدىٰ عَشرَةَ رَكعَةً﴾ 2

1۔ فضل الباری (شرح اردو) صحیح البخاری جلد 1 صفحہ 35 تا 36

2۔ صحیح بخاری شریف، کتاب التہجد، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے"

قارئین کرام! اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو سلمہ نے رمضان شریف کی راتوں میں پڑھی جانے والی نماز کے متعلق سوال کیا تو ام المومنینؓ نے جزوی جواب دینے کی بجائے جامع جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں اور اس کے علاوہ دیگر راتوں میں گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعات پڑھتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ تعداد چھپانے کی کوئی ضرورت نہ تھی اور نہ ہی آپؓ غلط بتا سکتی ہیں اور اگر آپ نماز تراویح اور نماز تہجد الگ الگ پڑھتے تھے تو اس کی بھی صراحت فرماتیں مگر سیدہ کائنات نے صرف اور صرف گیارہ رکعات کا ذکر کیا ہے جو اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے کافی دلیل ہے۔

لیکن! ہٹ دھرمی، تعصب، امام پرستی اور فریق ثانی کو زیر کرنے، ہرانے کے ناپاک عزائم حق بولنے، سمجھنے اور لکھنے میں بہت بڑی رکاوٹ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنتِ رسول کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعتراض:

سادہ لوح مسلمان بھائیوں کو دھوکہ دیتے ہوئے یوں کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد نمازِ تہجد ہے ام المومنینؓ یہاں تہجد کا ذکر فرما رہی ہیں نہ کہ نمازِ تراویح کا۔

جواب نمبر 1: محدثین کرام اور اہل علم صاحبِ انصاف، خدا خوف مسلک احناف کے اکابر کے ہاں دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

جواب نمبر 2: حضرت ابو سلمہ نے تو صرف ماہ رمضان کی نماز کے متعلق پوچھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سیدہ عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؐ گیارہ رکعات پڑھتے تھے اور پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے مسئلہ کے دوسرے پہلو کو بھی واضح فرمایا کہ آپ رمضان المبارک کے علاوہ بھی گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔

اب صرف اپنے کمزور و معذور موقف کو تقویت پہنچانے کیلئے صحیح، مرفوع، صریح اور واضح حدیث کا مفہوم بگاڑنا کہاں کی علمیت اور دیانتداری ہے............؟؟

جواب نمبر 3: حضرات محدثین کرام نے اس حدیث کو کتاب التراویح میں بیان کیا ہے بلکہ نیموی حنفی نے بھی کتاب التراویح میں ہی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ جس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ سائل کا سوال اسی نماز کے متعلق تھا۔ خوانخواہ تعصب کا مظاہرہ کرتے ہوئے جمہور محدثین کے فہم کو جھٹلا دینا اور اپنے اکابرین کی نہ ماننا کہاں کی فقاہت ہے۔

اے شوخ اتنا اُچھل اُچھل کے نہ چل
میرے حق میں تیرے بڑوں کے بیاں باقی ہیں (راسخ)

جامعہ حنفیہ امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ فیصل آباد سے حنفی عالم محمد عبدالرحیم چاریاری صاحب نے اسی حدیث پر درج ذیل اعتراضات کیے ہیں۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت یہ نماز چار چار رکعات کر کے پڑھتے تھے لیکن غیر مقلدین دو دو رکعت کر کے پڑھتے ہیں.........الخ وغیرہ

مقامِ غور ہے کہ عبدالرحیم حنفی صاحب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ چار رکعات ایک سلام ساتھ نہیں بلکہ دو سلاموں کے ساتھ پڑھتے تھے اور چار رکعات کے بعد وقفہ کرتے انسان کو اعتراض کرنے سے پہلے کم از کم اپنے اکابر کی کتابیں تو پڑھ لینی چاہیے بغیر سوچے سمجھے اور پڑھے فوراً اعتراض کر دینا یہ دیانت دار اور سلیم الفطرت شخص کی خوبی نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیئے اس حدیث پر حنفی شیوخ کے استاد بلکہ عظیم محدث وفقیہ علامہ انور شاہ کاشمیری کا فرمان پڑھیں: ﴿یصلی اربعاً "لادلیل فیه للحنفیة فی مسألة افضلیة الأربع فان الانصاف خیر الأوصاف وذلک لأن الأربع هذه لم تکن بسلام واحد بل جمع الراوی بین الشفعین لتناسب بینهما نحو کونهما فی سلسلة واحدة بدون جلسة فی البین کالترویحة فی التراویح فانها تکون بعد اربع رکعات﴾ ترجمہ: "چار چار رکعتیں اکٹھی پڑھنے کی افضلیت کے مسئلہ میں حنفیہ کے لئے اسمیں کوئی دلیل نہیں کیونکہ انصاف سب سے بہتر وصف ہے اور یہ اس وجہ سے کہ یہ چار رکعتیں ایک سلام سے نہیں تھیں بلکہ راوی نے دو دو رکعتوں کو ان کی باہمی مناسبت کی وجہ سے اکٹھا ذکر کردیا کیونکہ وہ دونوں کے درمیان میں نہ بیٹھنے کی وجہ سے ،جیسا کہ تراویح میں ترویحہ میں بیٹھا جاتا ہے، ایک ہی سلسلہ کی شئی ہیں کیونکہ بیٹھنا چار رکعتوں کے بعد ہوتا ہے" 1 اور اسی طرح امام الائمہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ﴿فَلَیْسَ فِی الخَبَرِ أنّه صلاّهُنَّ بِتَسلِیمَةٍ واحدةٍ﴾ حدیث میں (چار رکعت) سے مراد یہ نہیں کہ ایک سلام سے پڑھتے تھے بلکہ ﴿صلّی الأربعَ بِتَسلِیمتَین لابتسلیمةٍ واحدةً﴾ 2 چار رکعت دو سلاموں کے ساتھ (یعنی دو دو رکعت کرکے) پڑھتے نا کہ ایک سلام کیساتھ۔

نمبر 2: بالفرض اگر مان بھی لیا جائے کہ اس روایت میں چار رکعت اکٹھی پڑھنے کا ذکر ہے تو پھر بھی صحیحین کی حدیث سے دو کا ثبوت بھی ملتا ہے بلکہ محسوس تو یوں ہوتا ہے کہ چار یاری صاحب نے کتب فقہ کا بھی مطالعہ نہیں فرمایا کیونکہ صاحبین امام قاضی

---

1. مزید تفصیل بالدلائل دیکھیں، فیض الباری، جلد نمبر 2 صفحہ 420
2. صحیح ابن خزیمہ جلد نمبر 2 صفحہ 218

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو یوسف اور امام محمدؒ دو دو رکعت کر کے پڑھنے کو افضل قرار دیتے ہیں۔

نمبر 3: کیا رات کی نماز دو رکعت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں؟

بالکل ثابت ہیں۔

کیا آپ نے ﴿صلوٰۃُ اللیل مثنی مثنی﴾ رات کی نماز دو دو رکعت ہے یہ حدیث نہیں پڑھی؟ نہیں پڑھی تو کتب حدیث کا مطالعہ فرمائیں۔

یاد رہے تمام طریقے ایک حدیث، میں اکٹھے بیان نہیں ہوتے اس حدیث میں خاص مقصود گیارہ کا عدد ہے جو ہمارے موقف کی واضح دلیل ہے۔ وگرنہ چار پڑھنا، دو پڑھنا، گھر میں پڑھنا، مسجد میں پڑھنا، باجماعت پڑھنا، اکیلے پڑھنا، وتر سونے سے پہلے پڑھنا، بعد میں پڑھنا، ایک پڑھنا، تین پڑھنا یہ تمام طریقے ہمارے ایسے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں جو آسانی و نرمی کا دین لے کر آئے۔

حدیث کی کسی کتاب کا دیانتداری سے مطالعہ فرمائیں اور یقیناً اگر آپ نے مطالعہ کیا ہوتا تو یہ کھوکھلے اعتراضات کبھی نہ کرتے جن کی حیثیت بیت عنکبوت سے بھی کم تر ہے۔ اللہ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنا نصیب فرمائے۔ آمین

حدیث نمبر 2: سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

﴿صَلّٰی بنا رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رَمضانَ ثمانَ رکعاتٍ والوِترَ﴾ 1

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رمضان میں آٹھ رکعتیں پڑھائیں اور وتر پڑھائے۔

---

1 صحیح ابن خزیمہ، 2/138 اس کی سند حسن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتراض: چار یاری حنفی اور دیگر معترضین اس کی باقی سند کو صحیح تسلیم کرتے ہیں لیکن کہتے ہیں ایک راوی عیسیٰ بن جاریہ پر محدثین کی جرح اور کلام ہے۔

جواب نمبر 1: صرف اس وجہ سے صحتِ حدیث کا انکار، اصول حدیث اور قواعدِ محدثین سے عدم واقفیت بلکہ جہالت کی واضح دلیل ہے کیونکہ بخاری و مسلم کی حضرت عائشہؓ سے صحیح ترین روایت اس کی تائید کرتی ہے اور دیگر 4 روایات اس کی مؤید ہیں اور کئی فقہا نے اس حدیث مبارک کو آٹھ رکعت تراویح کے ثبوت میں بطور حجت پیش کیا ہے۔

جواب نمبر 2: علمی خیانت کرتے ہوئے صرف بعض ائمہ کی جرح نقل کر دینا اور توثیق وتعدیل کو ہضم کر جانا کوئی انصاف اور خدمت دین نہیں۔ امام ابن حبان نے ان کو ثقہ کہا ہے اور امام ابوزرعہ فرماتے ہیں ﴿لا باس به﴾ اس میں کوئی خرابی نہیں۔

اور ماہر علم رجال علامہ ذہبیؒ نے یہی روایت نقل کر کے فرمایا ہے کہ ﴿إسْنَادُهُ وَسْطٌ﴾[1] اس کی سند وسط ہے یعنی حسن ہے۔

کیا معترضین کو یہ جملہ نظر نہیں آتا؟ کیا امام صاحب کا یہ فیصلہ اچھا نہیں لگتا؟ عصر حاضر کے دیوبندی جید عالم دین سرفراز صفدر صاحب فرماتے ہیں:

''وسط یعنی درمیانے درجہ کا راوی جس کی حدیث حسن سے کم نہیں''[2]

اور حسن حدیث بالاتفاق حجت ہے۔ اب بنظر انصاف بتائیں کیا یہ حدیث ضعیف ہے؟

خود ہی اپنی خیانتوں پہ ذرا غور کرو
ہم بولیں گے تو ندامت ہو گی (راسخ)

جواب نمبر 3: اسی روایت کو مشہور شارح صحیح بخاری امام ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح

---

1. میزان الاعتدال فی نقد الرجال جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 311
2. خزائن السنن جلد 1 صفحہ 181

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الباری میں نقل فرما کر جرح نہیں کی بلکہ سکوت فرمایا ہے اور مسلک احناف کے نامور عالم علامہ بنوری حنفی لکھتے ہیں کہ

﴿أنَّ شرطه فی التلخیصِ والفتحِ من السکوت علی حدیثٍ دلیلٌ علی قُوَّةِ الْحَدِیْثِ﴾ 1

ابن حجر کی تلخیص اور فتح الباری میں یہ شرط ہے کہ ان میں کسی حدیث پر سکوت اس کے قوی مضبوط ہونے کی دلیل ہے۔

اور اسی طرح مسلک بریلویہ کے عالم محمد شریف حنفی بریلوی لکھتے ہیں:

فتح الباری کی حدیث صحیح یا حسن ہوتی ہے۔ 2

بات کرنے سے پہلے ذرا بڑا ہوتا
اکابر کی باتوں کو تو پڑھا ہوتا (راسخ)
پھر یقیناً اسقدر جرأت و جسارت نہ ہوتی۔

جواب نمبر 4: مشہور حنفی عالم و محقق نیمویؒ نے ایک حدیث مبارک کے بعد لکھا ہے ﴿اسناده صحیح﴾ اس کی سند صحیح ہے۔ 3

جبکہ اس کی سند میں یہی عیسیٰ بن جاریہ ہے جو کہ روایت بیان کرنے میں متفرد ہے۔

کیا اب عیسیٰ بن جاریہ کی جرح یاد نہیں رہی؟

تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی
جو تیرگی میرے نامہ سیاہ میں تھی

---

1 معارف السنن جلد 1 صفحہ 385

2 دلائل المسائل صفحہ 99

3 آثار السنن ص: 250 / باب فی المنع من الکلام والصلوٰۃ عندالخطبۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے مشہور حنفی محقق دکتور مصطفیٰ اعظمی نے بھی اس حدیث کو قبول کیا ہے لکھتے ہیں ''اسنادہ حسن'' اس کی سند حسن ہے۔1

عبدالرحیم چاریاری حنفی صاحب ایک قدم اور آگے بڑھتے ہوئے یعقوب بن عبداللہ پر بھی برس پڑے حالانکہ وہ صدوق راوی ہے اور ان کو کسی نے بھی ضعیف نہیں کہا۔ بلکہ وہ قابل حجت راوی ہیں۔ محض چالاکی اور فریب دیتے ہوئے یعقوب بن عبداللہ القمی کو بھی مجروح کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے اور حقائق کو چھپایا گیا۔

حدیث نمبر 3: صحابیٔ رسول سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ﴿أَمَرَ عُمَرُ بن الخطَّابِ أُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وتَمِیمًا الدَّارِیَّ أَنْ یَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدیٰ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً﴾2

(امیر المومنین) عمر بن خطابؓ نے ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات (نماز تراویح) پڑھائیں۔

حنفیت کے چوٹی کے عالم دین اور ناقد الحدیث علامہ نیموی حنفی لکھتے ہیں کہ ﴿إسنادہ صحیح﴾3 اس کی سند صحیح ہے۔

یاد رہے! ائمہ احناف کے اقوال سے صحتِ حدیث کو نقل کرنا صرف اور صرف اتمام حجت کیلئے ہے وگرنہ محدثین وفقہا کی جماعت ان احادیث کو حجت مانتی ہے۔

اور یہی حدیث امام مالک بن انس رحمہ اللہ کی دلیل ہے۔ حضرت اشھب رحمہ اللہ جو امام مالکؒ کے شاگرد ہی نہیں بلکہ مشہور ثقہ فقیہ بھی ہیں وہ امام عالی شان

---

1 تعلیق صحیح ابن خزیمہ، جلد 2 صفحہ 138

2 موطا امام مالک، ماجاء فی قیام رمضان، مشکوٰۃ علامہ البانی، حدیث نمبر 1302، اسناد صحیح۔ اس کی سند صحیح ہے۔

3 آثار السنن، باب التراویح، صفحہ 203

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے یوں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:

﴿الّذی آخذ لِنَفْسِی فِی قیامِ رمضان هو الّذِیْ جَمَعَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ الخطّابِ النَّاسَ إحدى عَشَرَةَ رَكعةً وهی صلاةُ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم وَلا اَدْرِیْ مَنْ اَحْدثَ هذاالرکوع الکثیر﴾1

آپؒ نے فرمایا میں خود جو تعداد تراویح پڑھتا ہوں یہ وہ تعداد ہے جس پر عمر بن خطاب نے مجھے لوگوں کو جمع کیا وہ گیارہ رکعات ہیں اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے میں نہیں جانتا کہ یہ بہت سی رکعات کس نے شروع کر لی ہیں۔

مشہور حنفی شارح بخاری علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ

﴿وَهُوَ اختیارُ مالکٍ لِنَفْسِهٖ﴾2

اور وہی (یعنی گیارہ رکعتیں) امام مالک نے اپنے لئے اختیار کی۔

امام سیوطی، حضرت امام مالکؒ سے مزید نقل فرماتے ہیں کہ ﴿انہ قال الذی جمع علیه عمربن الخطاب احب الی وهو احدی عشرة رکعة وهی صلاة رسول الله ﷺ﴾ آپ فرماتے ہیں وہ رکعت جن پر حضرت عمر بن خطاب نے لوگوں کو جمع کیا وہ مجھے زیادہ محبوب ہیں اور وہ گیارہ رکعت ہیں اور یہی رسول اللہ کی نماز ہے اور پھر فرمایا ﴿و لاادری من أین احدث الرکوع الکثیر﴾ میں نہیں جانتا زیادہ رکعات لوگوں نے کہاں سے گھڑ لی ہیں۔3

لیکن صد افسوس کہ عبدالرحیم چار یاری حنفی صاحب نے حقائق کو چھپاتے ہوئے

---

1 کتاب التہجد، از امام عبدالحق اشبیلی، صفحہ 176

2 عمدۃ القاری، جلد 11، صفحہ 127 3 الحاوی للفتاوی جلد 1 صفحہ 350

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور غلو کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا کہ محققین مالکی گیارہ رکعت والی روایت کو وہم قرار دیتے ہیں۔ جو کہ علم عللِ الحدیث سے عدم واقفیت سے واضح دلیل ہے۔ اِنَّا للہ وانّا الیہ راجعون

چار یاری حنفی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ ''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے ایک رات بھی گیارہ رکعت پڑھانا ثابت نہیں''

حالانکہ چار یاری حنفی صاحب کی یہ بات بالکل غلط اور واضح صحیح روایت کے خلاف ہے۔ قارئین کرام! سند کے ساتھ صحیح روایت کا مطالعہ فرمائیں جس میں یہ واضح ثبوت ہے کہ دونوں گیارہ رکعات پڑھاتے تھے۔

﴿حدثنا ابو محمد عبدُاللّٰه بنُ یونس قال ثنابقی بنُ مخلد رحمه اللّٰه قال ثنا ابوبکرٍ قال ثنا یحییٰ بنُ سعید القطان عن محمد بن یوسف ان السائبَ أخبره اَنَّ عُمَرَ جمعَ النَّاسَ علیٰ اُبیٍّ وَتَمِیمٍ فکَانَا یُصَلِّیَانِ اِحْدیٰ عَشَرَةَ رَکْعَةً ...... الخ﴾ 1ـ

(متن کا ترجمہ) یقیناً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ پر جمع کیا اور وہ دونوں گیارہ رکعتیں پڑھاتے تھے۔

چار یاری صاحب آپ بتائیں جب ﴿کان﴾ فعل مضارع پہ آئے تو وہ کیا نفی کا فائدہ دیتا ہے ...... ؟؟

بات کرو نہ بن دیکھے ہم یہی تم کو کہتے ہیں
ذرا ہوش کرو اس شہر میں کچھ طالب علم بھی رہتے ہیں (راسخ)

﴿حدثنا یحییٰ بن سعید عن محمد بن یوسف عن السائب

1ـ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوت، باب فی صلوۃ رمضان، جلد 2 صفحہ 391-92 یہ روایت صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن یزید قال جمع عمرُ رضی اللّٰہ عنه الناس علی ابی وتمم الداری فکانا یقومان باحدی عشرۃ رکعۃ یقرأن بالمئین﴾ 1

(متن کا ترجمہ) حضرت عمر نے لوگوں کو ابی بن کعب اور تمیم داریؓ پر جمع کیا اور وہ دونوں گیارہ رکعات پڑھاتے تھے۔ سو سو یا کچھ کم وبیش آیتوں والی سورتیں قرأت کرتے۔

مانو یا نہ مانو یہ تمہاری مرضی ہے
ہم ایرے غیرے سب کو سمجھائے جاتے ہیں

پھر لکھتے ہیں ''حضرت ابی بن کعب سے بیس رکعات پڑھانے کی متعدد روایات موجود ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بیس رکعت پڑھانے کا ہی حکم دیا ہوگا۔''

قارئین کرام! محمد عبدالرحیم چار یاری حنفی صاحب اور دیگر مقلدین سے ہماری مؤدبانہ گذارش ہے کہ متعدد روایات تو درکنار صرف اور صرف ایک روایت صحیح پیش فرمادیں جو ضعف سے خالی ہو اور احادیث صحیحہ مرفوعہ کے خلاف نہ ہو اور اس کے لئے مورخہ 13 اکتوبر بروز سوموار 2003ء سے لے کر قیامت کے دن تک مہلت ہے۔﴿فاتوا برھانکم ان کنتم صادقین﴾ سچے ہو تو دلیل لاؤ۔

غور فرمائیں لکھا ہے کہ متعدد روایات موجود ہیں، یہ نہیں لکھا کہ متعدد صحیح روایات موجود ہیں۔ اور خیال دیکھیں کہ (دیا ہوگا) جبکہ دیا نہیں

میرے یار کے ہیں ھیر پھیر کیسے کیسے (راسخ)

آخر میں لکھتے ہیں ''اور خود سائب بن یزید سے ہی دوسرے شاگرد گیارہ رکعات کے خلاف بیس رکعات نقل کرتے ہیں۔''

1۔ تاریخ المدینہ المنورۃ جلد 2 صفحہ 713

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحیم چار یاری حنفی صاحب! آپ ذرا ان شاگردوں کی وضاحت تو فرمادیں ائمہ جرح وتعدیل تو درکنار ائمہ احناف سے ہی اُن کی توثیق پیش فرمادیں۔ تاکہ مسئلہ نکھر کر سامنے آ جائے اور عوام الناس بھی سمجھ سکیں کہ

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

مزید چار یاری حنفی صاحب آخری سطر میں لکھتے ہیں:

''جو حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے اس شاگرد محمد بن یوسف والی (گیارہ رکعات کے حکم والی) روایت کے شاذ منکر ہونے کی واضح دلیل ہے۔''

قارئین کرام! محمد بن یوسف کی گیارہ رکعات والی روایت صرف چار یاری صاحب کے کہنے سے تو شاذ اور منکر نہیں ہوگی بلکہ شاذ تو اس صورت میں ہوگی اگر وہ اوثق یعنی اپنے سے زیادہ ثقہ کی مخالفت کریں یا ضعیف ثقہ کی مخالفت کرے یا سند میں فاحش الغلط یا کثیر الغفلہ راوی ہو تو روایت منکر ہوگی۔ بصورت دیگر یہ غلط بیانی ہوگی۔ انشاء اللہ محدثین کرام کے وضع کردہ اصولوں کے مطابق اگلی صدی تک بھی محمد بن یوسف والی روایت کو شاذ اور منکر ثابت نہیں کر سکتے۔

بس عام ساتھیوں کو مطمئن کرنے یا فریقِ مخالف کو دھوکہ دینے کے لئے لکھ تو سکتے ہیں کیونکہ محمد بن یوسف یہ صحیح بخاری کے راوی اور امام مالکؒ کے استاذ ہیں اور کبار ائمہ کرام امام یحیٰی بن معین، امام احمد بن حنبل، شیخ بخاری امام ابن مدینی سمیت کئی ائمہ نے انہیں ثقہ کہا ہے بلکہ اپنے وقت کا اوثق اور افضل قرار دیا گیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ثقہ وثبت کہا ہے اور کم وبیش صحیح بخاری شریف میں ان سے 62 روایات ہیں۔ 1

---

1 تہذیب التہذیب ترجمہ محمد بن یوسف بن عبداللہ بن یزید الکندی المدنی ۱۱۱ عرج جلد 3 صفحہ 739

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راہ سیدھی چل کہ اک عالم تجھے سیدھا کہے
کجروی بہتر نہیں اے شوخ یہ رفتار چھوڑ

قارئین کرام! آٹھ مسنون رکعات تراویح پر پیش کئے گئے دلائل ثبوت اور دلالت کے لحاظ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہیں۔

بس گزارش یہی ہے کہ معترضین کے وہم کو سمجھیں، تحقیق وجستجو کے دامن کو نہ چھوڑیں ان شاء اللہ آپ ضرور راہِ حق پائیں گے۔

آیئے! بیس رکعات کے ثبوت پر پیش کی جانے والی چند روایات کا مختصر علمی وتحقیقی جائزہ لیں..........!!

بیس رکعات تراویح کے ثبوت پر دلائل کا جائزہ

نمبر 1: عبدالرحیم چاریاری حنفی لکھتے ہیں ''بیس رکعات تراویح سنت ہے'' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں ایک رات نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام کو چوبیس رکعتیں (4 عشاء کی اور 20 تراویح کی) پڑھائیں اور تین رکعات وتر پڑھے۔ (تاریخ جرجان لابی قاسم حمزہ بن یوسف السہمی 727ھ ص 275)

شائقینِ مطالعہ..........!! لمحہ فکریہ ہے! کہ سنت ثابت کرنے کے لئے صحاح ستہ، کتب تسعہ، مسانید، جوامع وغیرہ کسی حدیث کی کتاب سے صحیح روایت نہیں ملی، قیام اللیل کتاب التراویح، صلاۃ اللیل کے ابواب وکتب سے کتب حدیث بھری پڑی ہیں، بلکہ پہلی حدیث ''تاریخ جرجان'' سے نقل کی۔

کیونکہ یہ کتاب عام متداول نہیں کہ ہر ایک کے پاس ہو، اسی طرح یہ پردہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے گا اور عوام مطمئن رہیں گے کہ بیس تراویح کی حدیث تاریخ جرجان میں ہے۔

لیکن الحمدللہ ہم نے تاریخ جرجان سے یہ روایت دیکھ لی ہے جو کئی وجوہ سے حد درجہ ضعیف، شاذ اور منکر روایت ہے۔

قارئین کرام! اس روایت کی سند میں محمد بن حمید الرازی ہے جو بالاتفاق ضعیف ہے اور آئمہ احناف نے بھی ضعیف جدا کہا ہے۔ بلکہ عصر حاضر کے جید دیوبندی عالم جناب سرفراز صفدر لکھتے ہیں: ''اگر یہ راوی محمد بن حمید الرازی ہوتا جو کذاب ہے تو اس سے وہ (قاضی عیاض) ہرگز احتجاج و استدلال نہ کرتے'' (تسکین الصدور صفحہ 308)

واضح رہے کہ مسلک دیوبند کے سرخیل سرفراز صفدر صاحب نے محمد بن حمید الرازی کو کذاب کہا ہے اور عبدالرحیم چار یاری حنفی صاحب اس کذاب کی روایت سے احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں بیس رکعات تراویح سنت ثابت کر رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

2) پھر بریکٹ میں (4 عشاء کی اور 20 تراویح) اپنی طرف سے عشاء کے فرض اس میں داخل کر دیئے یہاں رات کی نماز کیلئے آئے سے مراد صرف دوسری نماز ہے نہ کہ فرض نماز۔ تو اس سخت ترین ضعیف روایت سے 24 رکعات ثابت ہوئی۔

حدیث نمبر 2: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ص 294 بیہقی ج 2 صفحہ 496)

اسی روایت کو مفتی یار احمد نعیمی بریلوی اور عبدالرحیم چار یاری حنفی سمیت دیگر احباب سنت ثابت کرنے کے لئے نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! یہ روایت بھی سخت ضعیف ، مردود اور منکر ہے۔ ائمہ محدثین میں سے کسی نے بھی اسے صحیح نہیں کہا۔ لطف کی بات ہے کہ ائمہ احناف نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔

السنن الکبریٰ سے یہ روایت نقل کرتے وقت شاید یہ جملہ نظر نہیں آیا کہ ﴿تفرَّدَ به ابو شَيبَة ابراهيمُ بنُ عثمانَ العبسيُّ الكوفيُّ وهو ضعيفٌ﴾ اس کو بیان کرنے میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی الکوفی متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

اور جاء الحق صفحہ نمبر 243 جلد دوم میں مفتی احمد یار صاحب نے بھی لکھا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے۔

مناظرِ بریلویت محمد عمر اچھروی نے بھی مقیاس نبوت جلد 2 صفحہ 141 پر ضعیف کہا ہے۔

امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ متروک الحدیث ہے۔ 1

ابن ھمام حنفی اور علامہ انور شاہ کاشمیری حنفی، عبدالحیٔ لکھنوی حنفی، نیموی حنفی وغیرہ اکابرین مسلک احناف نے بھی اس حدیث کو ضعیف اور حدیث عائشہؓ کے معارض قرار دیا ہے۔ اور امام شہیر علامہ ذیلی حنفی واشگاف الفاظ میں لکھتے ہیں ﴿ثم انه مخالف للحديث الصحيح﴾ 2 پھر یہ صحیح حدیث کے مخالف ہے۔ اور علامہ سیوطی فرماتے ہیں ﴿هذا الحديث ضعيف جداً لا تقوم به حجة﴾ یہ حدیث سخت ترین ضعیف ہے اس سے دلیل قائم نہیں ہوتی۔ 3

بیس رکعات تراویح پر یہی حدیث نقل کرنے کے بعد بالآخر علامہ غلام

---

1 تقریب التہذیب 2 نصب الرایہ جلد 2 صفحہ 153

3 الحاوی للفتاویٰ جلد 1 صفحہ نمبر 347، التعلیق الممجد، عین الہدایہ جلد 1 صفحہ 722

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول سعیدی بریلوی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی لکھتے ہیں

"ہر چند کہ بیس تراویح کی حدیث مرفوع سنداً ضعیف ہے" 1

اسی طرح بریلوی عالم محمد شریف نے اسے ضعیف کہا ہے۔ 2

قارئین کرام! اب فیصلہ آپ فرمائیں کہ اس طرح کی روایات سے بیس رکعات تراویح سنت ثابت کرنا دیانتداری اور انصاف ہے؟

ایک متفق علیہ ضعیف روایت کو طرح طرح کے حیلے بہانے تراش کر صحیح کرنا کہاں کی علمیت ہے اور پھر ایک طرف صحیح حدیث کو ضعیف یا ناقابل حجت ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دینا اور دوسری طرف واضح ضعیف اور منکر روایت کو بطور دلیل پیش کر دینا۔ کیا یہی خدمت دین ہے؟

اگر یہی خدمت ہے تو پھر دھوکا، چالبازی، فراڈ اور دین کے نام پر دجل و فریب کس چیز کا نام ہے؟

ضعیف، مردود اور منکر روایات تو ویسے ہی ناقابل حجت ہیں چہ جائے کہ صحیح ترین روایات کے مقابلہ میں ان پر عمل کیا جائے۔

یہ امت خرافات میں کھو گئی

بہت دور سنت سے یہ ہو گئی (راسخ)

مسلمان بھائیو! خدارا سنت رسول ﷺ، حدیث رسول کو سیکھنے، سمجھنے اور اس پر

---

1 شرح صحیح مسلم، اردو، از غلام رسول۔ 2 دلائل المسائل صفحہ 91 / مولوی آں باشد کہ چپ نہ شود / جب کسی طرف سے کوئی بات نہ بنی تو تسلیم کرنے کی بجائے نیا شوشہ چھوڑ دیا کہ جس ضعیف حدیث پر عمل جاری ہو جائے وہ اس کی صحت کی زبردست دلیل ہے۔ یہ بات خود ساختہ، انتہائی غلط اور محدثین کی محنتوں پر پانی پھیرنے کے مترادف ہے۔ خود بدلتے نہیں ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمل کرنے کا ذوق پیدا کرو اور تحقیق و جستجو کا دامن نہ چھوڑو۔ ہمارے پیارے محدثین نے طلب حدیث کے لئے بہت قربانیاں پیش کی ہیں۔ ان کی قدر کرو اور قدر یہی ہے کہ صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط تسلیم کرو۔ اور علمی خیانتیں نہ کرو۔

اہل فکر و نظر! عموماً بیس رکعات تراویح سنت ثابت کرنے کے لئے یہی حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔ اور آپ ان کے بارے میں ان ہی مکتب فکر کے جید علماء کے تبصرے پڑھ چکے ہیں۔

اور مزید یہ کہنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔ یہ روایت منقطع ضعیف ہے اور اس کا انقطاع محدثین کرام کے ساتھ اکابر احناف بھی مانتے ہیں۔ مثلاً نیموی حنفی، زیلعی حنفی وغیرہ اس طرح یہ دلیل بھی کمزور اور ضعیف ہے بلکہ مفتی احمد یار بریلوی حنفی نے جاء الحق صفحہ 102 پر منقطع حدیث کو ضعیف ہی نہیں بلکہ گھڑی ہوئی کہا ہے۔

بالاختصار یہ بات یاد رکھیں کہ کوئی حدیث فریق مخالف صحیح سند کیساتھ پیش نہیں کر سکتا کہ جس میں یہ ہو کہ بیس رکعات تراویح سنت ہے! الی یوم القیامہ

یہی بات السید سابق نے آٹھ رکعات مسنون تراویح کے دلائل نقل کرنے کے بعد فرمائی ہے۔

﴿هذا هُو المَسنونُ الوارِدُ عن النَّبی صلی الله علیه وسلم ولم یَصِحّ عنه شیءٌ غیرَ ذلک﴾ 1

یہی مسنون تعداد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے اس کے علاوہ کوئی روایت صحیح ثابت نہیں۔

1۔ فقه السنة / باب قیام رمضان، جلد نمبر 1، صفحہ 182

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز مفتی احمد یار نعیمی بریلوی نے جاء الحق میں اور عبدالرحیم چار یاری حنفی نے اپنے پمفلٹ میں حضرت عمرؓ کے متعلق جتنے آثار و اقوال نقل کئے ہیں سب کے سب سخت ضعیف، منکر اور ناقابل حجت ہیں اور بالخصوص احادیث صحیحہ مرفوعہ اور عمل صحابہؓ کی موجودگی میں ان کی کوئی وقعت، اہمیت اور حیثیت نہیں رہتی۔ کیونکہ امام اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم گیارہ رکعت ہی کا تھا۔ جو کہ صحیح سندوں سے ثابت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم بیس رکعات کے متعلق کسی مرفوع صحیح متصل سند سے ثابت نہیں جس طرح کہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حق بات سمجھنے کی اُس پر عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

رکعات تراویح اور علماء احناف کے فیصلے

قارئین کرام!

مقلدین حضرات اپنے ائمہ وفقہا کے فیصلوں اور فتووں کو بڑی حیثیت دیتے ہیں اپنے اکابر کے فتاویٰ کو تحقیق کا محتاج نہیں سمجھتے اور ہم سمجھتے ہیں کہ بحیثیت مقلد حق بھی یہی بنتا ہے کہ جس مسئلہ پر ائمہ وفقہا کا فیصلہ آجائے کم از کم ایسی جگہ سر تسلیم خم کیا جائے۔ اور بالخصوص متنازعہ فی مسائل میں تو ان فیصلوں کی اہمیت اور زیادہ ہے جیسا کہ حکیم الامت اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

”ہم مقلدوں کے لئے فقہا کا فتویٰ ہے اور فقہا کی دلیل تفتیش کرنیکا ہم کو حق حاصل نہیں۔ 1

---

1 امداد الفتاویٰ از حکیم الامت اشرف علی تھانوی جلد 5 صفحہ 318

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مفتی رشید احمد لدھیانوی دیوبندی صاحب کا کہنا ہے:

''مقلد کے لئے صرف قولِ امام ہی حجت ہے۔''

اور مزید لکھتے ہیں:

''اس لئے کہ ہم امام (ابوحنیفہ) رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد ہیں اور مقلد کے لئے قول امام حجت ہوتا ہے نہ کہ ادلہ اربعہ'' 1

اور مفتی احمد یار نعیمی بریلوی حنفی نے ایک قدم اور آگے بڑھتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا:

''حدیث کا ضعیف ہو جانا غیر مقلدوں کے لئے قیامت ہے کیونکہ ان کے مذہب کا دارومدار ان روایتوں پر ہی ہے۔ روایت ضعیف ہوئی تو ان کا مسئلہ بھی فنا ہوا۔ مگر حنفیوں کے لئے کچھ معتر نہیں کیونکہ حنفیوں کے دلائل یہ روایتیں نہیں ان کی دلیل صرف قول امام ہے۔'' 2 انا للہ وانا الیہ راجعون

بہرحال آیئے ہم اختصار سے چند ائمہ احناف اور فقہا کے فتوے اور فیصلے تحریر کر دیتے ہیں کہ جن میں انہوں نے مسنون رکعات کا تراویح کا تعین فرمایا۔ شاید مقلد حضرات ان کو قبول فرمالیں۔

امام ابن ہمام حنفیؒ:

جو کہ مسلک احناف میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں فقہ حنفی کی اہم کتاب ''ہدایہ شریف'' کی شرح ان ہی کے قلم سے ہے اور مقلدین حضرات انہیں عظیم عظیم القابات سے یاد کرتے ہیں وہ مسئلہ تراویح پر سیر حاصل گفتگو فرما کر یوں فیصلہ فرماتے ہیں:

﴿فَتَحَصَّلَ مِنْ هَذَا كُلِّهِ اَنَّ قِيَامَ رَمَضَانَ سُنَّةٌ احدى عشرة ركعة﴾ 3 ''اس ساری بحث کا حاصل یہ ہوا کہ قیام رمضان (یعنی تراویح) کی مسنون تعداد گیارہ ہے۔

---

1 ارشاد القاری جلد 1 صفحہ 402 / جلد 1 صفحہ 288 2 جاء الحق صفحہ نمبر 9 الحمد للہ ہمیں سعادت حاصل ہے کہ مخالف بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مسلک اہلحدیث احادیث صحیحہ کا نام ہے۔ 3 فتح القدیر جلد 1 صفحہ 468

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ملا علی قاری حنفی:

جو کہ مسلک احناف کے مشہور عالم اور فقیہ ہیں اور حدیث کی ضخیم کتاب "مشکوٰۃ شریف" کے شارح ہیں۔ وہ بھی اسی مسئلہ پر تبصرہ فرماتے ہوئے یہی فیصلہ دیتے ہیں کہ

﴿فتحصل من هذا كله ان قيام رمضان سنة احدى عشرة بالوتر فى جماعة فعله عليه الصلوة والسلام﴾ 1

اس ہماری بحث کا یہی حاصل ہے کہ مسنون قیام رمضان وتر وں سمیت گیارہ رکعات ہے جو آپ نے باجماعت ادا فرمائی ہیں۔

علامہ انور شاہ کاشمیری:

جو دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث ہی نہیں بلکہ شارح بخاری بھی ہیں اور وکیل احناف محمد امین اوکاڑوی صاحب نے ایک جگہ انہیں امام العصر لکھا ہے اور اوکاڑوی صاحب شاہ صاحب کے شاگردوں کے شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں:

﴿ولا مناص من تسليم أنّ تراويحه عليه السلام كانت ثمانية ركعات﴾ 2 "اور یہ بات تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ آپ علیہ السلام کی تراویح آٹھ رکعات تھی۔" اور اسی موقف کو فیض الباری شرح بخاری میں بیان فرمایا

قارئین کرام! کیا ایک خدا خوف، انصاف پرست اور منصف شخص کے لئے اوکاڑی صاحب کے استاذ الاساتذہ حضرت شاہ صاحب کا فتویٰ کافی نہیں...؟؟

یقیناً کافی ہے کہ انہوں نے ہر مخالفت قبول کرتے ہوئے سنتِ رسول کا ساتھ دیا۔

جزاہ اللہ عنی وعن اہل الاسلام خیرا

---

1 مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد 3 صفحہ 194

2 العرف الشذی، جلد 1 صفحہ 166

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ عبدالحق دہلوی حنفی رحمہ اللہ:

وہ مرد قلندر ہیں کہ جن شخصیت وعلمیت حنفی و بریلوی دونوں کے ہاں مسلمہ ہے ان کی کتاب مدارج النبوۃ ج1 صفحہ 400 کا حوالہ دیتے ہوئے مفتی احمد یار نعیمی بریلوی حنفی لکھتے ہیں کہ ﴿تحقیق آنست کہ صلوٰۃ آنحضرت در رمضان ہماں نماز معتاد بود یازدہ رکعت کہ دائم در تہجد مے گزارد﴾ 1 {ترجمہ: تحقیق یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں وہی نماز تھی گیارہ رکعت جو آپ کی عادت تھی اور جو ہمیشہ آپ تہجد میں پڑھا کرتے تھے۔}

لیکن صد افسوس کہ نعیمی بریلوی حنفی صاحب نے یہ فارسی عبارت نقل تو کر دی مگر ترجمہ نہیں کیا! تا کہ عام آدمی سمجھ کر مسئلہ کی حقیقت تک نہ پہنچ سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ....

مزید لکھتے ہیں ﴿وَالصَّحِيحُ مَاوَرَدَتْهُ عَائِشَةُ أَنَّهُ صلى الله عليه وسلم صَلَّى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَمَا هُوَ عَادَتُهُ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ﴾ 2 ترجمہ: ”صحیح بات وہی ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان ہو چکی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عادت کے مطابق ہمیشہ گیارہ رکعات ہی پڑھتے تھے۔“ یعنی رمضان المبارک اور اس کے علاوہ آپ کی یہی تعداد تھی۔“

مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ:

یہ وہ جید عالم ہیں کہ جن کو احناف فقیہ العصر، قطب الارشاد اور امام ربانی لکھتے ہیں اور گنگوہی صاحب بھی تہجد و تراویح میں کوئی فرق نہیں کرتے اور گیارہ رکعات ہی کو مسنون تسلیم کرتے ہیں، ارشادِ گنگوہیؒ: ﴿بر اہل علم پوشیدہ نیست کہ قیام رمضان و قیام لیل فی الواقع یک نماز است کہ در رمضان برائے تیسیر مسلمین در اول شب مقرر کردہ شد و ہنوز عزیمت در اداء ایش آخر شب است و در قیام لیل فخر علیہ السلام چنانچہ ایازدہ رکعت و کم ازان ثابت شدہ اند سیزدہ رکعت سوائے سنت فجر ہم در صحیحین موجود اند﴾ 3

---

1 جاء الحق صفحہ 453، 2 از عبدالحق دہلوی حنفی، ماثبت بالسُنّۃ ص 217

3 الحق الصریح فی اثبات التراویح، فارسی، از گنگوہی، صفحہ 1

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں کہ قیام رمضان (یعنی تراویح) اور قیام اللیل (یعنی تہجد) اصل میں ایک نماز ہے جو رمضان میں مسلمانوں کی سہولت کے لئے رات کے پہلے حصہ میں مقرر کی گئی ہے اور اب عزیمت اس کو رات کے آخری حصہ میں پڑھنا ہے اور قیام اللیل میں فخر دو عالم سے جیسا کہ گیارہ رکعتیں یا اس سے کم ثابت ہوئی اسی طرح فجر کی سنت کے علاوہ تیرہ رکعتیں بھی صحیحین میں موجود ہیں۔

ابوالاعلیٰ مودودی حنفیؒ:

جماعت اسلامی کے سربراہ حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے بھی تحقیق وتفتیش کے بعد یہی فتویٰ دیا کہ آٹھ رکعات پڑھنا مسنون اور صحیح ثابت ہے جبکہ بیس رکعات والا موقف رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت نہیں...... رقمطراز ہیں:

''تمام روایات کو جمع کرنے سے جو چیز حقیقت سے قریب تر معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جماعت کے ساتھ رمضان میں جو نماز پڑھائی وہ اول وقت تھی نہ کہ آخر وقت میں اور وہ آٹھ رکعتیں تھیں نہ کہ بیس اگرچہ ایک روایت بیس کی بھی ہے مگر وہ آٹھ والی راویت کی بہ نسبت ضعیف ہے۔'' 1

جماعت اسلامی کے بھائیوں کو مولانا مودودیؒ کی تحقیق پر غور کرنا چاہیے اور مسنون عمل ہی کو اپنانا چاہیے اللہ تعالیٰ اعلیٰ ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے حق اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قاضی شمس الدین حنفیؒ:

مسلک احناف کے چوٹی کے عالم مسنون رکعات تراویح کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں: ''میرا موقف یہ ہے کہ مجھے نہ آٹھ کی سُنّیت سے انکار ہے اور نہ عملاً اس کے ترک کو مستحسن سمجھتا ہوں اور نہ ہی حتی المقدور ان کو ترک کرتا ہوں اور نہ کسی کو ترک کرنے کی تلقین کرتا ہوں اور نہ ہی میری جماعت حنیفہ کرام آٹھ کی سُنّیت کے منکر و تارک ہیں۔ بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ

---

1. رسائل و مسائل جلد نمبر 2، صفحہ 167

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھ رکعت سنّت ہیں، سُنّت ہیں۔"1

قارئین کرام! ہمارا موقف یہ ہے کہ مسنون تعداد آٹھ رکعات اور وتروں سمیت گیارہ رکعات ہے اور جو بیس رکعات کو مسنون کہتے ہیں وہ عملِ رسولؐ، حکم عمرؓ اور کئی اکابر احناف کے خلاف کہتے ہیں۔ اللہ سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اور یاد رہے! الحمد للہ ہمارے ہاں کثیر تعداد میں علماء احناف کے فیصلے اور فتوے موجود ہیں جن کو بوجہ اختصار ہم نے اس رسالہ میں جگہ نہیں دی اور یہ سات علماء کرام اور فقہا عظام دور موجودہ کے تقریباً تمام حنفی دیوبندی شیوخ، علماء، فضلا اور خطباء کے بالواسطہ یا بلا واسطہ اساتذہ کرام ہیں کہ جن کے فیصلوں کو ٹھکرایا نہیں جاسکتا۔ اور الحمد للہ اس کے برعکس آپ کسی ثقہ امام سے ثابت نہیں کر سکتے جو اہلحدیث بھی ہو اور 20 رکعات تراویح کو سنت کہتا ہو۔

اگر محمد عبدالرحیم چاریاری حنفی نے عین الھدایہ اردو ہی پڑھی ہوتی تو بیس رکعت تراویح کو کبھی سنت نہ کہتے۔ کیونکہ وہاں لکھا ہے "پس محصل یہ ہوا کہ قیام رمضان میں گیارہ رکعات مع الوتر جماعت کے ساتھ فعلی سنت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"2

کدھر کدھر سے بھاگو گے اور کس کس کی نہ مانو گے
ہر طرف سے تم کو کہہ دیں گے اک روز تو حق کو جانو گے (راسخ)

20 رکعات تراویح اور مکہ مدینہ

جب کسی طرف سے کوئی بات بنتی نظر نہ آئے تو فوراً کہہ دیا جاتا ہے مکہ مدینہ میں تو 20 ہی پڑھتے ہیں، تم لوگ ہر وقت مکہ مدینہ کرتے ہو لیکن جب تراویح کی باری آتی ہے پھر تم آٹھ پڑھتے ہو..........؟؟

قارئین کرام! اسکے متعلق آپ چھ باتیں اچھی طرح یاد رکھیں تاکہ کوئی شخص

1۔ القول الفصیح از قاضی شمس الدین صفحہ 5

2۔ عین الھدایہ، اردو شرح ہدایہ، جلد 1 صفحہ 722

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغالطہ دینے کی کوشش کرے تو آپ اس کو علمی انداز میں مطمئن کرسکیں کیونکہ ہمارا مقصد حق پر لانا ہے اس لئے ہر اک اعتراض کو علمی انداز میں حل کرنا ہوگا۔

1) حنفی حضرات عمل حرمین کو بطور حجت یا دلیل پیش نہیں کرسکتے کیونکہ احناف کے ہاں عمل حرمین شریفین شرعی دلائل میں سے نہیں اور نہ ہی یہ حجت ہے جیسا کہ اس موقف کی وضاحت دورہ حاضر میں حنفیت کے سب سے بڑے امام اور مصنف جناب سرفراز صفدر صاحب نے کی ہے۔1

2) ہم نے کئی مرتبہ شیوخ مکہ ومدینہ سے سوال کیا کہ اگر نماز تراویح کی مسنون تعداد آٹھ ہے تو پھر آپ حرمین شریفین میں بیس کیوں پڑھاتے ہیں..........؟؟

تو وہ جواباً فرمانے لگے اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ مسنون رکعات تراویح وتروں سمیت گیارہ ہے ، اسی لئے پہلا امام دس پڑھا کر چلا جاتا ہے لیکن چونکہ اب یہ سلسلہ جاری ہو چکا ہے جس کو ہم سختی سے روک نہیں سکتے کیونکہ کئی افراد ہمارے خلاف پروپیگنڈا اور غلط افواہیں پھیلاتے رہتے ہیں اور اگر ہم نے سختی کے ساتھ یہ عمل روک دیا تو یقیناً یہ مشہور کردیا جائے گا کہ اب مکہ مدینہ کے لوگ تو ہمیں نفل بھی نہیں پڑھنے دیتے۔ صرف مصلحت کی خاطر سختی نہیں کی جاتی اور یاد رہے مصلحت کے پیش نظر اور بڑے فتنہ سے بچنے کے لئے نرمی کرنے کا تصور شریعت میں موجود ہے۔

3) سعودی عرب کے مفتی اعظم ابن باز رحمہ اللہ کا یہی فتویٰ ہے کہ نماز تراویح میں کوئی فرق نہیں اور مسنون رکعات آٹھ ہی ہیں۔ ﴿والأفضل ما كان النبي ﷺ يفعله غالباً وهو أن يقوم بثمان ركعاتٍ يسلم من كل ركعتين، ويوتر بثلاث مع الخشوع والطمأنينة وترتيل القراءة﴾2 ترجمہ: ''اور افضل ہے وہ جو نبی ﷺ اکثر و بیشتر کرتے تھے، اور وہ یہ ہے کہ انسان آٹھ رکعات پڑھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے، پھر تین وتر ادا کرے، اور پوری نماز میں خشوع، اطمینان اور ترتیل قرآن ضروری ہے۔

اور یاد رہے! سعودی عرب کی فتویٰ کمیٹی کا بھی یہی موقف ہے ﴿صلاةُ التراويح سنةٌ سنَّها رسول الله ﷺ وقد دلّت الأدلةُ على أنه . ما كان يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعةً﴾3 ترجمہ: ''نماز تراویح رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور دلائل یہ بتاتے ہیں کہ

---

1 راہِ سنت صفحہ نمبر 167۔ 2 فتاویٰ اللجنة الدائمة جلد 7 صفحہ 212۔ 3 فتاوی اللجنة الدائمة جلد 7 صفحہ 194

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ علیہ السلام رمضان اوراس کے علاوہ پورے سال میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔“ اور مشہور امام الشیخ ابن عثیمین فرماتے ہیں: ﴿وأرجحُ هذه الأقوالِ أنها إحدى عشرة﴾ 1 تمام اقوال میں سب سے راجح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تراویح میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔

4) موجودہ سب سے بڑے امام کا فتویٰ:

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي
مكتب الرئيس

الرقم: ١/٤٣
التاريخ: ١/٤/١٤٢٠هـ
المشفوعات: —

إلى الأخ / ميــــرزا وفقه الله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ، وبعد :

سؤالك هل صلاة التراويح تختلف عن صلاة التهجد وإذا كانت التراويح والتهجد صلاتين مختلفتين فأين الدليل .

والجواب : أن صلاة التراويح والتهجد كلتاهما صلاة واحدة ، وتسمى صلاة التراويح قيام رمضان ووقتها من بعد صلاة العشاء إلى الفجر ، لقوله ﷺ : " إن الله قد زادكم صلاة وهي الوتر ، فصلوها ما بين العشاء إلى الفجر " .

والدليل على كونها واحدة ، ما روى البخاري في صحيحه في كتاب التهجد في باب قيام النبي ﷺ في رمضان . وكذلك في كتاب صلاة التراويح في باب فضل من قام رمضان عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أنه سأل عائشة رضي الله عنها كيف كانت صلاة رسول الله ﷺ في رمضان ؟ فقالت : ماكان يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة يصلي أربعًا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن . . الحديث .

وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى آله وصحبه أجمعين .

كتبه

محمد بن عبد الله السبيل

الرئيس العام
لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي
إمام وخطيب المسجد الحرام

---

1 مجالس شہر رمضان، ص: 19

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ فتویٰ:

تراویح اور تہجد میں کوئی فرق نہیں اور مسنون رکعات وتروں سمیت گیارہ ہیں۔

4) سعودی عرب کی اکثر مساجد میں مسنون گیارہ رکعات ہی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اگر کسی رمضان سعادتِ عمرہ کا موقعہ ملے تو جہاں دیگر مساجد کا چکر لگائیں۔ وہاں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ بھی ضرور جائیں جو سعودی شیوخ کا مرکز ہے وہاں بھی یہی مسنون رکعت پڑھائی جاتی ہیں۔ جو اس بات کی واضح دلیل ہے۔ کہ وہ بھی گیارہ رکعت ہی کو مسنون مانتے ہیں۔

6) اسی طرح عرب وعجم کے مقبول محدث علامہ البانی رحمہ اللہ نے مستقل رسالہ لکھ کر علمی و تحقیقی دلائل سے ثابت کیا کہ مسنون رکعات تراویح کی تعداد وتروں سمیت گیارہ ہے اور نماز تہجد و نماز تراویح میں کوئی فرق نہیں اور بیس رکعات کا مسنون ہونا کسی صحیح مرفوع روایت سے ثابت نہیں۔

قارئین کرام! یہ چند گزارشات صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے دفاع کیلئے تحریر کی ہیں (کیونکہ آج کل کچھ افراد بیس رکعات کو مسنون اور آٹھ رکعات کو غیر مسنون ثابت کرنے کیلئے کئی علمی خیانتیں کرتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو پریشان کرتے ہیں)

اگر اس رسالہ میں کوئی خوبی ہے تو وہ صرف اللہ ہی کا فضل وکرم ہے اور اگر کوئی کمی کوتاہی ہے تو وہ میری طرف سے ہے اللہ تعالیٰ سنت رسول کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کتاب وسنت پر قائم دائم رکھے۔ آمین ثم آمین/ خادم سنت ابن حکیم عبدالرحمٰن راسخ۔

سوال برائے سوال/ لمبے تڑنگے بے ڈھنگے سوال/ اور بے مقصد سوال کرنا صاحب شعور اور امن پرست دیندار شخص کی نشانی نہیں/ ہمیں صرف پانچ سوالوں کے جوابات مطلوب ہیں۔

(1) بیس رکعات کے مسنون ہونے پر صرف ایک صحیح، مرفوع، متصل حدیث پیش کریں؟ (2) غیر مقلد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے باسند صحیح 20 رکعات کے مسنون ہونے کا قول نقل کریں؟ وگرنہ بتلائیں کہ اس عمل پر آپ کس کے مقلد ہیں کیونکہ حنفی مقلد تو نہ رہے؟ (3) صرف ایک صحیح، مرفوع، متصل حدیث پیش کریں جس میں نماز تراویح اور نماز تہجد الگ الگ پڑھنے کا بیان ہو؟ (4) غیر مقلد امام حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے باسند صحیح نماز تراویح اور نماز تہجد کا فرق بیان کریں؟ (5) آپ احادیث صحیحہ، مرفوعہ کے مفہوم کو بگاڑ کر یا ان کو چھوڑ کر/ شاذ، منکر اور ضعیف روایات پر عمل کیوں کرتے ہیں؟ (مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس، جھنگ روڈ فیصل آباد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مؤلف کی دیگر کتب

طبعة دار ابن حزم بيروت لبنان

Printed by: Maktaba Islamia Fsd.

جامعة الكتاب والحكمة (ادارہ کتاب وحکمت) فیصل آباد پاکستان